13632-ماں، باپ، اورچار بھائیوں میں ترکہ کی تقسیم

سوال

ایک شخص اپنے پیچھے ماں، باپ، اورچار بھائی چھوڑکر فوت ہوا تواس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اوراس میں دوقول ہیں :

پہلا قول :

اکثر علماء اسی کے قائل ہیں اور حنبلی مسلک میں بھی صحیح یہی ہے کہ جب مسئلہ میں
والدین اورایک سے زیادہ بہن بھائی ہوں توماں کوچھٹا حصہ اورباقی باپ کوملے گا اس
لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اگراس کے بھائی ہوں تواس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے}.

اس آیت کریمہ کا عموم اس پر دلالت کرتا ہے کہ بھائی ماں کوایک تہائی سے محروم کرکے اسے
چھٹا حصہ دلائیں گے چاہے بھائی خودوارث ہوں یا محروم رہیں .

شافعیوں میں سے رملی رحمہ اللہ کہتے ہیں : آپ یہ علم میں رکھیں کہ پیچھے جوکچھ
بیان ہوا ہے اس میں حجب کی شرط وراثت ہے لھذا جو کوئی بھی کسی مانع جس کا بیان آگے آرہا
ہے کی بنا پر وارث نہ بنے وہ کسی دوسرے کووراثت سے نہ توبالکل محروم کرسکتا ہے اور
نہ اس کے حصہ میں کمی کرسکتا ہے یا اسی طرح محروم ہولیکن ایک صورت میں مثلا والد کے ساتھ
بھائی اس صورت میں بھائی باپ کی وجہ سے محروم رہیں گے اورماں کوایک تہائی سے کم
کرکے چھٹے حصہ پرلے آئیں گے ، اوراس کے بیٹے دادا کے ساتھ اس کے ساتھ محروم ہونگے
اوراسے چھٹے حصہ دلائیں گے , اورخاوند اورسگی بہن اورماں اوروالد کی جانب سے بھائی
کی صورت میں بھائی کوکچھ نہیں ملے گا باوجود اس کے کہ وہ سگی بہن کے ساتھ مل کرماں کو
چھٹے حصہ تک لے آئیں گے .

دیکھیں : نھایۃ المحتاج شرح المنھاج (16/6)

اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ (ہر وہ شخص جو کسی بھی حال میں وارث نہیں بنتا وہ کسی وارث کو محروم بھی نہیں کرتا) لیکن پانچ مسائل میں : ... دوسرا : ماں باپ اور بھائی ماں کو چھٹے حصہ دلائیں گے اور باپ کی وجہ سے خود محروم رہیں گے اور وارث نہیں بنیں گے .

دیکھیں : حاشیۃ العدوي (388/2)

دوسرا قول :

باپ کی بنا پر محروم بھائیوں کے ساتھ ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا ، یہ قول بعض متاخرین علماء کرام کا ہے اور شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے .

اور باقی اصحاب اس کے خلاف ہیں :

اس کی وجہ : کہ بھائی ماں کو اس وقت ایک تہائی سے چھٹہ حصہ پر اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں تا کہ وہ اس حجب نقصان سے خود فائدہ اٹھائیں اور مندرجہ ذیل فرمان باري تعالی سے استدلال کیا جاسکتا ہے :

{اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے}. اس میں باپ کا ذکر نہیں کیا تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم بھائیوں کے ساتھ اکیلی ماں کی صورت میں ہے تو اس طرح چھٹے حصہ کے بعد باقی سارا مال بھائیوں کا ہوگا ، عصر حاضر میں حنابلہ میں سے شیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدي رحمہ اللہ تعالی نے اختیار کیا ہے ان کا قول ہے :

(صحیح یہ ہے کہ محجوب بھائی ماں کو ایک تہائی سے محروم نہیں کرینگے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے : **{اگر اس کے بھائی ہوں}**. اس سے مراد وارث ہیں — تو جس طرح محجوب بوصف ان میں شامل نہیں اسی طرح محجوب بشخص بھی ان میں شامل نہیں ہوسکتا ، اور اس لیے کہ فرائض کا قاعدہ ہے جو وارث نہیں وہ نہ تو حجب حرمان اور نہ ہی حجب نقصان بن سکتا ہے ، اور اس لیے کہ ان کا ماں کے حصہ کو کم کرنے کی حکمت یہ ہے کہ ان کے لیے مال متوفر ہوسکے م لھذا جب وہ وارث نہیں ہونگے تو وہ محروم بھی نہیں کرینگے) واللہ اعلم .

دیکھیں : التحقیقات المرضیۃ للفوزان (87 – 88)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فصل : بھائی ماں کو ایک تہائی سے محروم کر کے چھٹے حصہ تک اس وقت لائیں گے جب وہ وارث ہوں اور باپ کی بنا پر محروم نہ ہوں تو ماں ، باپ ، اور بھائیوں کی صورت میں ماں کو ایک تہائی ملے گا, اور اجماع کی بنا پر دادا ماں کی طرف سے بھائیوں کو ساقط کر دے گا ، اور اسی طرح والدین یا باپ کی جانب سے بھی ، یہ امام احمد سے ایک روایت ہے ، اور بعض حنابلہ نے اسے اختیار کیا ہے ، اور صحابہ کرام میں سے ابو بکر الصدیق وغیرہ رضی اللہ عنہم کا مذھب ہے .

دیکھیں : الفتاوي الكبري (446/5)

اس لیے کہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لھذا آپ اپنے ملک کے قاضی سے رابطہ کریں اس لیے کہ حاکم کا حکم اختلاف کو ختم کر دیتا ہے .

واللہ اعلم .